Lesson 210 Surah Rum 28-40 tafsir2

تو ان آیات سے اصول کیا ملا؟ کہ ہمارے مال میں جو دوسروں کے حقوق ہیں ان کو ادا کریں اور ایک خاص بات جو نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ مال جب تک گردش میں رہتا ہے معاشرہ خوشحال رہتا ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب بہت سا ایسا مال ہوتا ہے جسے بینک میں رکھنا پڑتا ہے جیسے زیورات وغیرہ ہیں تو یہ مال بھی مردہ مال بن جاتا ہے یا جب روپیہ پیسہ تجارت میں نہیں لگاتے اور معاشرےکے اندر جب یہ گردش نہیں کرتا (جیسے کہ انسانی جسم میں اگر خون گردش نہیں کرے گا تو پھر کیا ہوتا ہے؟ انسان مردہ ہو جاتا ہے) تو وہ مال جو گردش نہیں کرتا تو اس مال کو بھی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے اسی لئے اپنے مال میں سے اڑھائی فیصد زکوٰۃ نکالنی ضروری ہے اور اس کے ساتھ مال کو مردہ ہونے سے بچایا جائے کیا کیا جائے؟ اس کو گردش میں رکھا جائے گردش سے مراد کیا ہے؟ کہ استعمال میں لائیں اور جو غریب ضرورت مند محتاج ہیں ان کے حقوق ادا کریں یہ بھی آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے رشتہ داروں میں سے ان رشتہ داروں کی فہرست بنائیں جو غریب ہیں جو ضرورت مند ہیں رشتہ دار تو بہت سے ہیں لیکن خاص طور پر وہ رشتہ دار جو یتیم ہیں بیوہ ہیں یا یتیم بیوہ تو نہیں ہیں لیکن ویسے ہی غریب ہیں ضرورتمند ہیں تاکہ جب آپ اپنی زکوٰۃ وغیرہ نکالیں تو ان کو سرِ فہرست رکھیں کیونکہ رشتہ داروں کو دینے کے دو اجر ہیں ایک دینے کا اور دوسرا رشتہ داری کی بناپر تو آپ اس کی بھی فہرست بنائیں اور دوسری بات جو ہمارے سوچنے والی ہے وہ یہ ہے کہ مال در حقیقت انسان کے جرائم کا سبب بنتا ہے جب وہ مردہ ہوجاتا ہے کیسے؟ جواء بھی اسی مال سے کھیلا جاتا ہے رشوت ہے نشہ ہے شراب نوشی ہے تو گویا تمام خرابیوں کی جڑ یہی مردہ مال ہوتا ہے جو بیکار پڑا رہتا ہے تو اسلام اس مال کو کم سے کم کرتا ہے اور کم سے کم کیسے کرتا ہے؟ کہ زکوٰۃ دو اور اس کو کاروبار میں لگاؤ تو اسی لئے اگر ایک شخص اپنی جائداد اپنا کارخانہ اپنا کاروبار جو بھی اس کے پاس ہے اس میں سے اگر زکوٰۃ دیتا ہے اور مال غریب کے پاس جاتا ہے تو غریب کیا کرے گا؟ اس سے ضرورت کی چیزیں خریدے گا اور جو دینے والا ہے اس کو وہ دعائیں دے گا تو اللہ تعالیٰ یہ بات کہتے ہیں **فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ** کہ اسی کے دینے والے در حقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے کہ مال زندہ ہو جاتا ہے معاشیات کا ایک اصول ہے کہ جس معاشرے میں مردہ مال کم سے کم اور زندہ مال زیادہ سے زیادہ ہوگا اسی کی معیشت میں ترقی تیزی سے آئے گی اور اسی کو قرآن مجید حقوق کی ادائیگی سے تعبیر کرتا ہے تو کیا کرنا چاہئے؟ مال کی گردش میں تیزی دکھانی چاہئے اور دوسری طرف جو مال بھی دیا جائے اس میں رب کی رضا کا خیال رکھنا چاہئے اگر زکوٰۃ صدقات جو بھی دے رہے ہیں تو اصل چیز کیا ہے **تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ** اگر تم رب کی رضا کے لئے دینے والے ہو تو پھر تمہارا مال کئی گنا بڑھے گا کئی گنا تمہیں اجر ملے گا اور پھر برکت ہوتی ہے ایسے مال میں آپ دیکھیں آیت 38 میں آپ نے پڑھا **يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ** اور یہاں یہ کیا ہے؟**تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ** تو رب کی رضا دراصل تمام نیکیوں کی بنیاد ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا اور قرآن کی آیات کا صحابہ کرام پر اتنا زیادہ اثر تھا کہ ہر وقت وہ رضا الٰہی کے لئے کوشش کرتے تھے غزوۂ تبوک میں شرکت کے لئے رسول اللہ ﷺ نے منادی کرائی تو حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تمام مدینے میں پکارتے پھرے کون اس شخص کو سواری دیتا ہے جو اس کے بدلے اسے اپنی غنیمت کا حصہ دے دے اس پر ایک بوڑھے انصاری نے انہیں سواری دے دی جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں چند جوان اونٹنیاں آئیں یہ صحابی ان اونٹنیوں کو لے کر اس انصاری کے پاس پہنچے

تاکہ شرط کے مطابق اونٹنیاں ان کے حوالے کر دیں انصاری نے اونٹنیوں کو اچھی طرح دیکھا بھالا اور کہا عمدہ ہیں لیکن انہیں لینے پر تیار نہ ہوئے تعریف کی اونٹنیوں کی لیکن لینے پر تیار نہ ہوئے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنی اونٹنیاں لے جاؤ ہمارا مقصد تمہارا یہ حصہ نہ تھا بلکہ کچھ اور تھا آپ کی مراد یہ تھی کہ ہم نے مالِ غنیمت کا حصہ حاصل کرنے کے لئے تمہیں سواری نہیں دی تھی بلکہ جہاد میں شرکت کرنے کے ثواب کو حاصل کرنے کے لئے سواری دی تھی (اب دیکھیں چند جوان اونٹنیاں آ چکی ہیں)میں سوچ رہی تھی وہ صحابی کو بھی دیکھیں کہا کہ کچھ نہیں چاہئے بس جہاد میں جانے کے لئے سواری نہیں اور غزوۂ تبوک میں لوگ جا نہیں سکتے تھے۔ آپ پڑھ چکی ہیں **اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ** (83۔ سورت المائدہ) اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں ۔ دور کا سفر تھا تو سواری کی ضرورت تھی اب وہ صحابی کیا کہہ رہے ہیں کہ کوئی سواری دے دے مجھے مالِ غنیمت میں اگر کچھ ملا جو بھی ملا میں اس کو دے دوں گا اب وہ وعدے کے مطابق لے کر گئے ہیں۔ وہ دینے کو تیار ہیں وہ لینے کو تیار نہیں ہمارا حال کیا ہے ہم کہاں پہ کھڑے ہیں ضرور اپنا محاسبہ کریں اور جائزہ لیں اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی یہ بات مجھے بہت ہی اچھی لگتی ہے اپنی دولت کو بے دریغ رفاہِ عامہ خدمتِ خلق کے کاموں میں خرچ کیا کرتے اور مصر اور شام میں انہوں نے بہت سے ادارے مساجد مدارس اور بہت سے سرائے بنائے اب ان اداروں میں سے کسی کو بھی انہوں نے اپنے نام سے منسوب نہیں کیا بلکہ وہ ایسے اداروں کو اپنے فوجی افسروں وزیروں مددگاروں اور دوستوں کے نام سے منسوب کیا کرتے تھے ایک نہیں بہت سے بنائے اور پھر کسی دوست کا یا کسی وزیر کا یا کسی افسر کا نام اس پر لکھوا دیتے تھے کہتے تھے کہ اُس نے یہ کام کیاہے اور کام کرتے خود تھے تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ اپنا نام نہیں چاہئے ہم تو اگر کسی ہسپتال میں بھی پیسے دے دیں کہتے ہیں فلاں بلاک میں میرا نام یا میرے والدین کا نام آپ لکھ دیجئے فلاں کام میں نے کیا ہے ۔ فلاں آن لائن کام میں نے کیا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا نام آئے جو اللہ کے لئے کرتے ہیں وہ گمنامی سے کام لیتے ہیں -وہ اپنے ناموں کا اعلان نہیں کرتے-وہ دنیا سے شاباش نہیں چاہتے۔ تو ایسے ہی لوگ **فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ** انکے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں اور اس سبق کی آخری بات میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں چھوٹی عمر میں میں نے یہ واقعہ پڑھا تھا اور عملی زندگی میں بارہا مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے میں آپ کو بھی یہ واقعہ سنانا چاہتی ہوں کہ اللّٰہ کے لئے اخلاص پیدا کرنا اور اپنے آپ کو مخلص کرنا نا ممکن تو نہیں ہے مشکل بھی نہیں ہے بس ہم لوگ ہمت کریں تھوڑا سا ہم اپنے آپ کا جائزہ لیا کریں اور ہر وقت یہ سوچتے رہیں کہ میں یہ کام کیوں کر رہی ہوں رضائے الٰہی کے لئے۔ حضرت ابن نجید رحمہ اللہ - حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا نام بھی آپ نے سنا ہوگا ان کے بھی بہت سے واقعات ہیں لیکن آج میں جو واقعہ آپ کو بتانے لگی ہوں یہ ابن نجید رحمہ اللّٰہ کا ہے (جنید نہیں نجید آپ دیکھیں تھوڑا سا فرق ہے تو میں نے یہ دونوں اس لئے بولے کہ آپ کو یہ بات یاد رہیں) یہ بہت بڑے عالم گزرے ہیں بہت نیکوکار اور عبادت گزار تھے اللّٰہ تعالیٰ نے دولت اور ثروت بھی دے رکھی تھی جو کثرت سے راہِ خدا میں صرف ہوتی رہتی تھی حضرت ابن نجید رحمہ اللّٰہ کے استاد کا نام تھا ابو عثمان رحمہ اللّٰہ ایک دن ان کے استاد ابو عثمان رحمہ اللّٰہ نے سرحد پر لڑنے والے مجاہدین کے لئے چندے کی اپیل کی انفاق کے لئے۔ اپیل کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا اور بہت کم لوگوں نے پیسے دیئے ایک دن جب بہت سے لوگ ابو عثمان رحمہ اللّٰہ کے پاس بیٹھے ہوئےتھے ابو عثمان رحمہ اللّٰہ مجاہدین کی بھوک پیاس اور تکالیف کو یاد کر کے زور زور سے رونے لگے جیسے آج فلسطین کے مسلمانوں کے حالات دیکھیں ابن نجید رحمہ اللّٰہ پر بہت اثر ہوا اور گھر سے دو ہزار کی تھیلی لا کر مجاہدین کے لئے انہوں نے استاد کو دے دی ابو عثمان رحمہ اللّٰہ بہت خوش ہوئے اور سب کے سامنے

ابن نجید رحمہ اللہ کی تعریف کی تاکہ دوسرے لوگوں میں بھی اس نیکی کا شوق پیدا ہو (اکثر استاد ایسے کرتے ہیں کبھی تعریف کر دی ،کبھی شاباش دے دی، کبھی اس کو سراہ دیا تاکہ باقیوں کے اندر بھی شوق پیدا ہو اور واقعی جب بھی کوئی نیکی کرتا ہے تو دل کے اندر ایک بڑی قدر عزت وقعت وقار پیدا ہوتا ہے اور اپنا قد بہت گھٹتا ہوا لگتا ہے) ابن نجید رحمہ اللہ نے جب لوگوں کے سامنے اپنی تعریف ہوتی ہوئی دیکھی تو سب کے سامنے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں یہ رقم اپنی والدہ کے مشورے کے بغیر لایا ہوں پتہ نہیں وہ اتنی بڑی رقم دینے کے لئے آمادہ ہوں گی کہ نہیں آپ یہ رقم مجھے واپس کر دیجئے ابو عثمان رحمہ اللہ نے چپ چاپ رقم واپس کر دی آپ سوچیں استاد تعریف کر چکے ہیں پہلے لوگ دے نہیں رہے اب وہ کتنے غمزدہ ہوئے ہوں گے اور ابن نجید رحمہ اللہ سب کے سامنے یہ رقم لے کر واپس گھر چلے گئے جب رات ہو گئی اور ابن نجید رحمہ اللہ نے سمجھا کہ اب ابو عثمان رحمہ اللہ اکیلے ہوں گے تو تھیلی اٹھا کر پھر پہنچے اور رقم استاد کے حوالے کر کے کہا حضرت میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے اس عمل کی خبر لوگوں کو ہو میں لوگوں کی تعریف سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ کی خوشنودی چاہتا ہوں اس لئے آپ اللہ کے لئے کسی کو اس کی خبر نہ کریں تو آپ دیکھ لیجئے کہ اللہ کی رضا کے لئے جو کام کیا جاتا ہے تو اس میں انسان یہ نہیں چاہتا کہ اس کی تعریف ہو۔ لیکن اپنا حال کیا ہے تعریف نہ ہو تو خفا ہوتے ہیں، تعریف نہ ہو تو ناراض ہوتے ہیں، تعریف ہو تو نفس جامے میں پھولا نہیں سماتا نفس موٹا ہوتا ہے اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ہاں انہوں نے میری نیکی کی یا میرے کام کی قدر کی ہے۔ تو میں بھی اور آپ بھی اپنا اپنا محاسبہ کریں اور ہم جائزہ لیں کہ میں اور آپ کہاں پہ کھڑے ہیں چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں بڑی مشکل سے کرتے ہیں جو چھوٹی موٹی نیکی کرتے ہیں بڑی مشکل سے کرتے ہیں لیکن میں اکثر اس بات پر سوچتی ہوں کہ ہم دوسروں کو بتا کر شہرت چاہ کر یا لوگ جب تعریف کر دیتے ہیں تو پھر ہم خوش ہو جاتے ہیں لیکن کیا ہم نے لوگوں کی واہ واہ کے لئے کی تھی؟ کیا اللہ سے ہمیں اس کا کوئی اجر نہیں چاہئے؟ کیا رب کی رضا کے لئے ہم نے نہیں کی؟ میں نے آپ کو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی سنایا ہے تو بے شمار واقعات ہیں تو اسلام جو ہے یہ اتنے خوبصورت واقعات اتنے خوبصورت کردار اسلامی تاریخ کے ماتھے کے جھومٹ ہیں درخشندہ ستارے ہیں تابندہ ہیں یہ روشنی کے مینار ہیں اور یہ وہ چراغ ہیں جنہوں نے اسلام کو روشنی عطا کی ہے جن کی وجہ سے اسلام جگمگ جگمگ کرتا ہے اور افسوس کہ آج ایسا کردار اور ایسے واقعات اب میسر نہیں ہیں ایک یہ لیپ ٹاپ جو آپ کے سامنے ہے اور ایک لیپ ٹاپ اوربھی ہماری کلاس کے لئے ملا اور جس نے دیا اس نے کہا میں یہ نہیں چاہتی کہ کسی کو بتایا جائے کہ یہ کس نے دیا ہے۔ (آپ ہی کی کلاس میں سے ہیں) لیکن کہا کہ میں نہیں چاہتی اور جتنے اس وقت لیپ ٹاپ ہیں ان میں سب سے مہنگا apple کا ہے چودہ پندرہ سو ڈالر کا ہے اور جب سب کو بتایا تو کئی لوگوں نے کہا اتنا مہنگا لینے کی کیا ضرورت تھی میں خاموش رہی۔ میں یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ یہ ہم نے کلاس کی فیس سے نہیں لیا بلکہ یہ کسی نے اللہ کے راستے میں دیا ہے اور جو بہترین چیز ہے اس کا انہوں نے انتخاب کیا ہے آج بھی دنیا میں ایسی مثالیں اور واقعات موجود ہیں لیکن ایسے موقعوں پہ میں اکثر سوچتی ہوں کہ وہ میرا اور آپ کا دھڑ کیوں نہیں ہے، وہ میرا اور آپ کا دل کیوں نہیں ہے، وہ میرا اور آپ کا دماغ کیوں نہیں ہے وہ میرا اور آپ کا وجود کیوں نہیں ہے ایسے میں میں اور آپ پیچھے کیوں رہ جاتے ہیں **وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ** اور جو زکوٰۃ جو صدقہ خیرات جو انفاق تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں

آیت نمبر 40۔ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

ترجمہ۔ اللّٰہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو؟ پاک ہے وہ اور بہت بالا و برتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں؟

اللّٰہ ہی ہے اور وہ اللّٰہ کون ہے؟ اور وہ اللّٰہ کیسا ہے؟ **الَّذِي خَلَقَكُمْ** جس نے تم کو پیدا کیا اللّٰہ نے کیسے پیدا کیا ؟جب تم کچھ بھی نہیں تھے تمہیں وجود دیا پھر تمہیں تراش خراش کر کے خوبصورت بنایا پھر وہ اللّٰہ جس نے تمہیں سنوارا اندازے کے مطابق جتنی ضرورت تھی وہاں اتنی ہی مٹی لگائی **ثُمَّ رَزَقَكُمْ** پھر اس نے تمہیں رزق دیا اور رزق جو ہے اس کا کیا مطلب ہے کہ رزق کے تمام وسائل فراہم کئے زمین ایسے ہی نہیں سونا اگلتی جب تک سورج روشنی نہ دے ہوائیں نہ چلیں اور یہ چڑیاں آ کر کیڑے مکوڑے اس میں سے نہ کھا جائیں تو گندم اور پھل اور پھول تیار نہیں ہوتے تو پوری کائنات کا ایک نظام ہے پورا ایک نظم و ضبط ہے جو کہ میری اور آپ کی خدمت میں لگاہوا ہے اور یہ جملہ وسائل کس نے فراہم کئے ؟اللّٰہ تعالیٰ نے فراہم کئے ایسا انتظام کر دیا کہ رزق کی گردش سے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ حصہ پہنچ جائے زندگی میں بہت سے اوقات ایسے ہوتے ہیں ہماری ضروریات ہوتی ہیں ہمارے وسائل نہیں ہوتے اور ابھی ہم سوچ رہے ہوتے ہیں اور کہیں سے اللّٰہ تعالیٰ اس کو بھیج دیتے ہیں یہ کون کرتا ہے **ثُمَّ رَزَقَكُمْ** اس نے تم کو رزق دیا **ثُمَّ يُمِيتُكُمْ** پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے **ثُمَّ يُحْيِيكُمْ** پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا تو کیا بات بتانا چاہتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ کہ خالق وہ ہے رب وہ ہے اور وہ قادر بھی ہے عزیز ہے غالب ہے تم لوگ ہمیشہ دنیا کی زندگی میں دندناتے نہیں پھرو گے ایک وقت ایسا ہوگا تمہاری جوانی کو زوال آ جائے گا تمہاری زندگی کو موت آ جائے گی تمہارا حسن فنا ہو جائے گا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ سب چھن جائے گا پھر ہوگاکیا **ثُمَّ يُحْيِيكُمْ** پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا وہ زندہ کیوں کرے گا ؟وہ زندہ اس لئے کرے گا تاکہ وہ حساب کتاب لے تاکہ وہ پوچھے کہ دنیا کی زندگی میں جو کام تھا وہ تم نے کیا کہ نہیں ؟ کل میں گھر جا کر سوچ رہی تھی کہ میں نے سوالنامہ آوٹ کر دیا دو سوال بتا دیئے (جو ابھی ہمارا یہ سبق چل رہا تھا اس پر میں نے یہ بات کی کہ دو سوال بتا دیئے) میں سوچ رہی تھی اللّٰہ تعالیٰ نے تو پورا سوالنامہ آوٹ کر دیا اور اللّٰہ تعالیٰ کا سوالنامہ کیا ہے کہ تمہاری سوچیں کیا ہیں؟ تمہاری باتیں کیا ہیں؟ تمہارے عمل کیا ہیں ان سب کا حساب کتاب ہو گا اور ہماری باتیں ہیں یا ہمارے اعمال ہیں یا ہماری سوچیں ہیں اگر وہ قرآن وسنت کے مطابق ہوئیں تو پاس ہو گئے اگر قرآن وسنت کے مطابق نہ ہوئیں تو پھر ناکام ہو گئے پورا سوالنامہ سامنے ہے کہ کس چیز کے بارے پوچھا جائے گا جوانی کے بارے میں رزق کے بارے میں اولاد کے بارے میں دوستیوں کے بارے میں عملوں کے بارے میں دن اور رات کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ پوچھیں گے تم نے کیا کیا ؟ **هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ** اللّٰہ رب العزت ایک سوال سب کے سامنے رکھتے ہیں کیونکہ اہلِ مکہ شرک کرتے تھے اور ایک اللّٰہ کی بندگی نہیں کرتے تھے اور میں اور آپ بھی اپنے عملوں کا جائزہ لیں کہ ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو اپنی خواہشات کی پوجا کرتے ہیں کتنے لوگ ہیں جو رسم و رواج کو زندہ کرتے ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو سماجی دباؤ کی بیماری میں مبتلا ہیں اور کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو اپنا خدا بنا لیا ہے اللّٰہ تعالیٰ یہاں پہ جو سوال کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ بتاؤ یہ جو خالق ہے جو رازق ہے جو رب ہے جو زندگی اور موت دینے کا اختیار رکھتا ہے

هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ کیا تمہارے ٹھہرائے شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکتا ہو۔ وہ بت نہ کسی کو پیدا کر سکتے ہیں نہ رزق دے سکتے ہیں نہ زندگی اور موت ان کے قبضہ قدرت میں ہے اور نہ ہی ان کے اندر یہ قدرت ہے کہ اگر کوئی مر جائے تو اس کو زندہ کر سکیں تو آخر یہ لوگ پھر ایسی چیزوں کو ،ایسے انسانوں کو، ایسے پتھروں اور درختوں کو کیوں اپنا معبود بنا لیتےہیں جو ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے **سُبْحَانَهُ** پاک ہے وہ **وَتَعَالَىٰ** اور بہت بالا اور برتر ہے **عَمَّا يُشْرِكُونَ** اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں یہاں پہ میرے اور آپ کے سامنے جو بات آتی ہے وہ کیا ہے کہ

ے ہم خاک کے پتلوں نے جو کچھ تجھے سمجھا ہے

تو اس سے بھی برتر ہے تو اس سے بھی اعلیٰ ہے

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہے وہ اور بہت بالا اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں اب یہاں پہ اللہ تعالی شرک کرنے والوں سے منہ پھیر کر ان کو دھمکی دے کر ان سے ناراض ہو کر یہ کہہ رہے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو تمہیں کیا کرنا چاہئے سوچو تو سہی اللّٰہ پاک ہے اس سے بہت اعلیٰ اور برتر ہے **عَمَّا يُشْرِكُونَ** ان شرک کرنے والوں سے جو یہ کرتے ہیں اللہ تعالی مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا کرے اور اس چھوٹی سی دنیا کی زندگی کو آخرت کے لئے ہمارا سرمایہ بنانے والا بنائے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی عمر کتنی ہے؟ اگر کسی کی 40 سال عمر ہے یا 50 سال ہے یا کسی کی 60 سال ہو گئی ہے تو اب آپ سوچیں کتنی دیر اور ہم جیئیں گے آپ دیکھیں کہ جو اموات ہو رہی ہیں اوسط عمر کتنی پا رہے ہیں لوگ ؟ پہلے زمانے میں 80 یا 100 سال ،مگر اب بہت کم لوگ ہیں جو اس جگہ تک پہنچ رہے ہیں زیادہ تر یہی 60 کے قریب میں اور اب جوانی میں موت کی شرح بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے تو میں نے اور آپ نے کتنے سال زندہ رہنا ہے اور کیا کرنا ہے کہاں جانا ہے کتنی تیاری کی ہے ؟ یہ ایک سوال ہے جو میرے اور آپ کے نام ہے اور جب کام زیادہ ہو اور وقت تھوڑا ہو تو بہت زور لگانا پڑتا ہے چراغ جب بجھنے لگتا ہے بجھنے سے پہلے بہت زور سے جلتا ہے کیونکہ بجھنے کے قریب ہوتا ہے تو مرنے سے پہلے دنیا سے جانے سے پہلے بہت تیزی سے کام کرنے چاہیں ۔ دوسروں کو نہ دیکھیں کہ وہ کام کر رہے ہیں کہ نہیں اور حقوق العباد میں بھی حقوق اللہ میں بھی گھر کے اندر بھی گھر کے باہر بھی جب جہاں کوئی نیکی کا موقع ملے کبھی اپنے اوپر ہم ترس نہ کھائیں اور ہمت کے ساتھ کام کریں اور اگر بوڑھے بھی ہو گئے ہیں تو جوانوں کی طرح دوڑیں ، جب ایک دوڑ لگانے والا دوڑ لگاتا ہے کیسے دوڑ لگاتا ہے آپ بھی کبھی ذرا دیکھیئے گا نہ دائیں دیکھتا ہے نہ بائیں کتنی سو میٹر دوڑ ہوتی ہے دائیں بائیں نہیں دیکھتا مناظر بڑے خوبصورت ہوتے ہیں سب کو چھوڑتا چلا جاتا ہے بس ایسے ہی اب نیکیوں میں دوڑ لگانی ہے نہ دائیں دیکھیں نہ بائیں ، فلاں نے کیا کہا فلاں نے کیوں نہیں بلایا فلاں کیوں ناراض ہو گیا اللّٰہ تعالیٰ تو جانتا ہے وہ **الطیف الخبیر** ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ میں کیا ہوں آپ کیا ہیں ہمارے اعمال کیا ہیں حسنِ ظن رکھیں مجھے تو بہت ہی اچھا لگتا ہے کہ چیونٹیوں نے حسنِ ظن رکھا تو میں اور آپ حسنِ ظن کیوں نہ رکھیں ، حسنِ ظن رکھیں محبتیں بکھیریں پیار کریں لوگوں کو جوڑیں نفرتیں معاشرے سے ختم کریں جہاں کہیں بھی ہیں اور پھر ایک بات اور اس سبق نے جو مجھ پر بہت زیادہ اثر کیا ہے میں یہ بات سوچتی ہوں کہ جب ایک لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو ایک پودا آپ سوچیں کہ وہ 18 یا 20 یا 22 سال یا 24 سال جب اس کی شادی ہوئی یا جتنی اس کی عمرہے اتنے سال وہ پودا ایک زمین کے اندر رہا اور وہ ایک تناور درخت بن رہا ہے جوان ہو گیا ہے اور اس کو ایک مناسب ہوا مٹی سب کچھ مل رہا ہے اس میں وہ بالکل ٹھیک ہے جیسے کچھ لوگوں کو میں دیکھتی ہوں کہ کرسی متعین کی ہوئی ہے میں نے شروع میں ہی کہہ

دیا تھا کہ آپ ہمیشہ ایک جگہ نہیں بیٹھیں گیں تاکہ پوری کلاس کے ساتھ آپ کی دوستی ہو پھر جب میں نے دیکھا کہ اب ان کی آپس میں دوستیاں اچھی ہو گئی ہیں اب یہ کسی سے الجھتے نہیں ہیں پیارومحبت سے رہتے ہیں تو پھر اب میں نے بھی چھوڑ دیا اس بات کو کہ کون کس کرسی پر بیٹھا ہے پہلے میں کیا چاہتی تھی کہ آپ سب آپس میں مل جل کر رہیں تاکہ ہر ایک سے محبت کریں اور محبت کا معیار آپ کا یہ ہونا چاہئے اور میرا بھی کہ ہر شخص یہ سمجھے کہ یہ سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہے یہ رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ ہے ہر صحابی یہ سمجھتا تھا کہ مجھ سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کسی اور سے پیار نہیں کرتے تو آپ اپنا جائزہ لیں میں بھی اپنا جائزہ لیتی ہوں کہ کیا ہر طالب علم یہ سمجھتا ہے کہ میری استاد مجھ سے سب سے بڑھ کر پیار کرتی ہے ہر ایک کے ساتھ عدل اور اپنے دوستوں کے ساتھ بھی ہمیشہ کوشش کی کہ یہ اصول اپناؤں تو بہرحال بات کیا ہو رہی تھی کہ اب وہ ایک ماحول میں جو پودا پلا بڑھا محبتیں ہی محبتیں ہیں جہاں پہ خامیاں چھپائی جاتی ہیں اچھائیاں ابھاری جاتی ہیں کوئی مہمان گھر میں آ جائے تو ماں بیٹی کی تعریف کرتی تھکتی نہیں کہ اتنی اچھی چائے بنائی ہے اتنی اچھی ہے اتنے کام کرتی ہے میری پیاری بیٹی اور اصل میں عینک بھی ایسی ہی ماں نے لگائی ہوتی ہے کہ بیٹی کی کوئی خامی نظر ہی نہیں آتی اب تھوڑے دنوں کے بعد حکم ہوتا ہے کہ اس پودے کو اکھیڑ لیا جائے اب جڑیں بہت دور تک گئی ہیں پودا اکھیڑا گیا ہے اکھیڑ کر جہاں جا کے اس کو لگانا ہے دوسرے پودے کے ساتھ اور جس باغ میں جا کے لگانا ہے مزاج مختلف ہیں تعلیم مختلف ہے انداز مختلف ہیں سونے جاگنے کے اوقات مختلف ہیں سوچنے کا انداز مختلف ہے رنگ کون سا پسند ہے یہ فرق ہے کھانا پینا فرق ہے کھانا بنانے کا طریقہ مختلف ہے کوئی پیاز پہلے بھونتا ہے کوئی بعد میں بھونتا ہے بہت سی چیزوں میں اختلاف ہوتا ہے اب پودا وہاں جا کے لگانا ہے یہ اتنی آسانی سے تو نہیں لگ سکتا آپ میں سے کچھ لوگوں کو باغبانی کا شوق تو ہوگا تو جو لوگ بھی باغبانی کرتے ہیں آپ دیکھیں کہ پودا جب لگایا جاتا ہے پنیری کو جب زمین کے اندر ڈالا جاتا ہے تو پورا خیال رکھتے ہیں کہ کہیں مرجھا نہ جائے اور مالی نے کتنی محبت سے پالنے کے بعد اس کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے دل کے ٹکڑے کو دوسروں کی جھولی میں لا کر ڈال دیا اب جب تک وہ اس کی صحیح دیکھ بھال ، مناسب آب و ہوا ، پانی دھوپ سایہ ہر چیز کا وہ خیال نہیں رکھیں گے تو پودا مرجھا جائے گا تو یہ بہت سی جو طلاقیں ہو رہی ہیں تو اس مثال سے بھی ہم سمجھ سکتے ہیں اور پھر وہ اداس ہو جاتی ہے لڑکا اپنے گھر میں ہوتا ہے لڑکی ہی آتی ہے نا تو پھر کہتے ہیں لو جی اب یہ اپنی امی سے ملنے جانا چاہتی ہے بھئی اب وہ اداس ہے بعض اوقات کچھ اور نہیں اپنا کمرہ جس میں وہ (بیٹی) رہا کرتی تھی اس کو اپنا کمرہ اپنی چیزیں بہت یاد آتی ہیں ،تو انسان اپنی چیزوں سے محبت کرتا ہے تو کیا کرنا چاہئے محبت دیں پیار دیں اور لوگوں سے کبھی لمبی چوڑی توقعات نہ رکھیں مجھے تو لگتا ہے کہ بیوی کو بھی شوہر سے توقعات نہیں رکھنی چاہیں تو کرنا کیا چاہئے؟ بس اللہ پر توکل کریں اللہ سے محبت کریں لوگوں سے بے نیاز ہو جائیں کہ فلاں مجھے یہ کر دے گا فلاں میری یہ مدد کر دے گا فلاں میرے یہ کام آئے گا اس کے تو میں اتنے کام آئی تھی بس اللہ سے مانگیں ان دیکھی راہوں سے اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی مدد کرے گا پھر جس کو اللہ چاہے گا نیکی کی توفیق دے گا اور جو میری اور آپ کی ضرورت ہوگی وہ پوری کر دے گا اللہ کے فیصلوں پر راضی ہو جائیں تو یہ ہے اصل بات اور بہت ہی خوبصورت آیات ہیں آیتیں بولتی ہیں لیکن میرے اور آپ کے عمل نہیں بولتے تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ